السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض لوگ ناواقف علم حدیث جن کو صحیح اور مقیم اور ضعیف اور موضوع اور غیر موضوع میں کچھ امتیاز نہیں ہے، موذن سے اشھدان محمد رسول اللہ کے سننے کے وقت انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگاتے ہیں، اوراس فعل کوچند احادیث کتب طبقہ رابعہ سے حجت لاکر سنت جانتے ہیں، اس باب میں کتب معتبرہ سے جوصاف صاف حکم ہوارشادفرمادیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمدللہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس مقدمہ مذکورمیں جتنی حدیثیں کہ مذکورہیں، ان میں سے ایک بھی صحیح وثابت نہیں، اورنہ ان کا کسی معتمد کتاب میں پتہ و نشان پایا جاتا ہے، محققین و نقاداحادیث نے ان سب احادیث میں کلام کر کے تصریح غیر صحیح اور موضوع ہونے کی کردی ہے، تفصیل اس اجمال اور تشریح اس مقال کی یہ ہے، کہ اول تو یہ سب حدیثیں کتب احادیث طبقہ رابعہ سے ہیں، اوراس طبقہ کی احادیث اس قابل نہیں، کہ کسی عقیدہ اور عمل کے ثابت کرنے میں ان پراعتماد کیا جاوے، اوران کو متمسک بہ ٹھہرایا جاوے، چنانچہ مولاناشاہ عبدالعزیزدہلوی رحمۃ اللہ علیہ عجالہ نافعہ میں ارشادفرماتے ہیں۔

چوتھے طبقے میں وہ حدیثیں ہیں جن کا پہلے زمانہ میں نام و نشان نہ تھا، اور متاخرین نے ان کو روایت کیا ہے، ان کا حال دو حیثیتوں سے خالی نہیں ہے، یا توسلف نے ان کو پرکھا اوران کا کوئی اصل نہ مل سکا، کہ ان کی روایت کرتے یا کوئی اصل توتھا، لیکن ان میں سے اسے نقص دیکھے ان کوچھوڑدیناہی مناسب معلوم ہوا، بہرحال وہ حدیثیں کسی طرح بھی اس قابل نہ تھیں، کہ ان پرعقیدہ کی بنیادرکھی جاتی۔

دوسرے یہ کہ علامہ شمس الدین ابوالخیر محمد بن وجیہ الدین عبدالرحمن سخاوی مقاصد حسنہ میں اور شیخ الاسلام مترجم بخاری اور حسن بن علی ہندی اور ابن ربیع شافیع اور زرقانی مالکی اور محمد طاہر فتنی حنفی نے ان احادیث کو لایصح لکھا ہے، اورلفظ لایصح کا بمعنی ثابت نہ ہونے کے آتا ہے، چانچہ علامہ محمد طاہر پٹنی نے اپنے تذکرہ میں لکھا ہے۔

قولنا لم یصح لایلزم منہ اثبات العدم وانما ھواخبار عن عدم الثبوت انتہیٰ

’’یعنی قول ہمارالایصح نہیں لازم آتا ہے اس سے اثبات نہ ہونے کا، اورنہیں ہے وہ قول مگرخبر دیتا ہے نہ ثابت ہونے سے۔‘‘

اورشیخ الاسلام نے ترجمہ بخاری میں لکھا ہے، کہ

مسند فردوس میں حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے، کہ جب موذن اشھدان محمدارسول اللہ سنتے تواپنی دونوسبابہ انگلیوں کے پوروں کوچوم کراپنی انگلیوں پرلگالیتے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جوکوئی تیری طرح کرے گااس کےلیے شفاعت واجب ہوجائے گی اورحسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ نے فرمایا، جوآدمی موذن سے یہ کلمہ سن کرکہے مرحبا بحبیبی وقرۃ محمد بن عبداللہ اپنے انگوٹھوں کو چوم کراپنی آنکھوں پرپھیرے، تووہ کبھی نابینانہ ہوگا، اورنہ کبھی اس کی آنکھیں دکھیں گی، اورمحدثین کے نزدیک یہ دونوں روایتیں قطعاًثابت نہیں ہیں۔

اورحسن بن علی ہندی صاحب سبیل الجنان نے تعلیقات مشکوٰۃ المصابیح میں لکھا ہے۔

کل ماروی فی وضع الابھامین علی العینین عند سماع الشھادۃ من الموذن لم یصح انتہیٰ

’’یعنی جوکچھ روایت کیا گیا ہے موذن سے رکھنے انگوٹھوں میں آنکھوں پروقت سننے کلمہ شہادت کے ثابت نہیں ہوا۔‘‘

اورمحموداحمدعینی نے عمدۃ القاری شرح بخاری میں بیچ باب مایقول اذاسمع المنادی کے لکھا ہے۔

یجب علی السامعین ترک عمل غیر الاجابۃ انتہی ملخصا

’’یعنی اذان کے سننے والوں پرہرکام چھوڑدینا، اورجواب اذان دیناواجب ہے۔‘‘

اوریہ بھی شرح مذکورکے اسی باب میں لکھا ہے۔

ینبغی ان لایتکلم السامع فی خلال الاذان والاقامۃ ولایقرأالقران ولایسلم ولایردالسلام ولایشتغل بشیٔ من الاعمال سوالجابۃ انتہی

’’یعنی لائق یہ ہے، کہ نہ کلام کرے سننے والادرمیان اذان اوراقامۃ کے اورنہ پڑھے قرآن اورنہ سلام کرے، اورنہ جواب سلام کادے اورنہ مشغول ہرساتھ عمل کے سواجواب اذان دینے کے۔‘‘

اورمحمدیعقوب بنبانی نے خیرجاری شرح صحیح بخاری میں بعدنقل عبارت عینی کے لکھا ہے۔

واعلم انہ یستفاد من کلام العنی المذکور منع وضع الابھامین علی العینین عنہ سماع اشھدان محمدارسول اللہ

’’یعنی جان توتحقیق مستفادہوتاہے کلام عینی سے جویہاں مذکورہے منع ہونارکھنے انگوٹھوں کاآنکھوں پروقت سننے اشھدان محمد رسول اللہ کے۔‘‘

اورعلامہ ابواسحاق بن عبدالجبارکابلی نے شرح رسالہ عبدالسلام لاہوری میں لکھا ہے۔

قدتکلموافی احادیث وضع الابھامین علی العینین فلم یصح شیٔ منھابروایۃ صعیفۃ ایضاصرح بعضم بوضع کلھاانتہیٰ

’’یعنی تحقیق کلام کیا ہے علمائے محدثین نے حدیثوں میں رکھنے انگوٹھوں کے آنکھوں پر، پس ثابت نہیں ہوا ہے کچھ ان میں سے ساتھ روایت ضعیفہ کے بھی، اوراسی واسطے تصریح کی ہے بعض محدثین نے ساتھ موضوع ہونے

کل ان احادیث کے۔''

چنانچہ امام ابوالحسن عبدالغافر فارسی صاحب مفہم شرح صحیح مسلم اور مجمع الغرائب نے کتاب اقوال الاکاذیب میں لکھا ہے، بعد نقل احادیث فردوس دیلمی کے جو اس باب میں وارد ہیں لکھا ہے۔

والروایات فی ھذا الباب کثیرۃ لا اصل لھا بسند ضعیف ایضا وقال ابو نعیم الاصفھانی ما روی فی ذلک کلمہ موضوع انتہیٰ

''یعنی روایات چومنے انگوٹھے اوران کے آنکھوں پر رکھنے کی بہت ہیں، مگر نہیں ہے کچھ اصل ان کی سند ضعیف سے بھی۔ اور فرمایا ابو نعیم اصفہانی نے، کہ اس میں جو روایت کیا گیا، سب موضوع ہے۔''

اورامام جلال الدین سیوطی نے کتاب تیسیر المقال میں لکھا ہے۔

والاحادیث التی رویت فی تقبیل الانامل وجعلھا علی العینین عند سماع اسمہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المؤذن فی کلمۃ الشھادۃ کلھا موضوعات انتہیٰ

''یعنی جو حدیثیں مؤذن سے کلمہ شہادت سننے کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر انگلیاں چومنے، اور پھر ان کے آنکھوں پر پھیرنے کے بارہ میں روایت کی گئی ہیں، سب موضوع ہیں۔''

اور ایسا ہی امام مذکور نے کتاب الدرۃ المنتشرۃ فی احادیث المنتشرۃ میں لکھا ہے، انتہیٰ مافی بصارۃ العینین ملخصاً مختصراً۔

پس اس سبب سے معلوم ہوا۔ کہ علمائے محدثین معتبرین کے نزدیک فعل مذکور ثابت و صحیح نہیں ہوا اور کل احادیث جو اس باب میں مذکور ہیں۔ سب موضوع ہیں، اور فعل مذکور ہرگز ہرگز سنت و مستحب نہیں ہے، بلکہ بدعت و ممنوع ہے، چنانچہ شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ اپنے فتویٰ میں ارقام فرماتے ہیں۔

اذان کے وقت جواب کلمات اذان کے سوا اور کئی چیز ثابت نہیں ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سننے پر ان پر درود و سلام بھیجنے کے سوا اور کوئی چیز درست نہیں، اور یہ انگوٹھے چومنے کا عمل خلفائے راشدین کے زمانہ میں نہیں تھا پس بوقت اذان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سن کر ایسا کرنا سخت سنت اور مستحب نہیں ہے بلکہ بدعت ہے اس سے پرہیز کرنا چاہیے، اور فقہ کی بعض کتابوں میں جو اس کے جواز کے متعلق لکھا ہے وہ کتابیں معتبر نہیں۔ ۱۲ واللہ اعلم بالصواب

اور محدث لکھنوی مرزا حسن علی صاحب بھی اپنی فتویٰ میں اسی طرح لکھتے ہیں کہ، این عمل ممنوع است واز قبیل بدعت، وآنچہ درین باب حدیثے از جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در عمل کردن صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نقل کنند موضوع است کذا ذکرہ الشیخ جلال الدین سیوطی وغیرہ من المحدثین وبحسب روایات فقہ معتبرہ ہم اصلا ثبوت ندارد انتہیٰ بلفظ ہکذا فی بصارۃ العینین۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (حررہ السید محمد نذیر حسین عفی عنہ، سید محمد نذیر حسین)

فتاویٰ علمائے حدیث

کتاب الصلاۃ جلد 1 ص 256-260

محدث فتویٰ